یخلق ما یشاء یھب لمن یشاء اناثا و یھب لمن یشاء الذکور ٥ او یزوجھم ذکرانا واناثا و یجعل من یشاء عقیما انه علیم قدیر٥﴾ [الشوریٰ 49-50]

” آسمانوں اورزمینوں کی بادشاہت صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، جسے چاہے بیٹیاں اور جسے چاہے بیٹے عطا کرتا ہے۔ یا جسے چاہے بیٹے ، بیٹیاں دونوں دیتا ہے،اور جس کو چاہتا ہے بانجھ کر دیتا ہے۔ بے شک وہ (اپنے بندوں کی مصلحت) خوب جانتا ہے۔ بیشک وہ خوب علم اور بڑی قدرت والا ہے“۔

کسی کی مجال نہیں کہ وہ الٰہی قانون کے فیصلے کو نافذ ہونے سے روک سکے یا اسکی تخلیق و تقسیم اولاد پر حرف گیری کر سکے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ناقابل تسخیر قانون کی رو سے حضرات انبیاء کو بھی شکنجے میں لاکر دنیا کو دکھا دیا جیسا کہ حضرت لوط ؑ کو صرف اولاد اناث عنایت فرمائی تو حضرت ابراہیم ابوالانبیاء ؑ کو صرف اولاد ذکور اور محمد رسول اللہ ﷺ کو ہر دو نعمتوں سے نوازا،لیکن اولاد نرینہ کو کم عمری میں اٹھا لیا۔جبکہ حضرت یحیٰی علیہ السلام کو شادی کی رغبت نہ دی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فرصت ہی نہ دی۔ گویا اللہ تعالیٰ نے اولاد کے لحاظ سے انسانوں کو چار اقسام میں منقسم فرمایا۔جس طرح انسان کی تخلیق میں چار اقسام کو سامنے رکھا۔مثلاً (۱) آدم ؑ کو پیدا فرمایا تو بغیر ماں باپ کے (۲) حواء کو بغیر ماں کے (۳) عیسیٰ ؑ کو بغیر باپ کے (۴) باقی تمام انسانوں کو ماں باپ سے پیدا فرمایا۔

[ابن کثیر 131/4، فتح القدیر 544/4 اشرف الحواشی 583]

الغرض اللہ تعالیٰ جس نعمت سے بھی نوازے، بشر کو اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ حکیم ہے اسکا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔علیم ہے اپنے کمال علم سے ان نعمتوں کے حقدار کو خوب جانتا ہے۔اسی کے مطابق اولاد کی تقسیم فرماتا ہے۔قدیر ہے جو اپنی قدرت کاملہ سے نعمت دینے میں لوگوں کے فرق کو مدنظر رکھتا ہے [ابن کثیر 131/4]

اسی قدرت کاملہ کا نتیجہ ہے کہ بہت سے لوگوں کو ہزار تمناؤں کے باوجود دونوں قسم کی نعمتوں سے محروم رکھا ہے۔ اب ان خوش نصیبوں کو اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانا چاہیے اور سوچنا چاہیے کہ اس جوڑے کی کیا حالت ہوتی ہوگی جو اولاد کی نعمت سے محروم ہے خصوصاً جب عمر کے آخری لمحات میں پہنچ کر کسی خدمت گار کی سخت ضرورت محسوس کرنے لگیں۔

(جاری ہے)

قسط: 2

آداب دعا اور دعائے قنوت

عبدالوہاب خان

رسول اللہ ﷺ جب کسی موقع پر کسی کے حق میں دعا ، یا کسی پر بد دعا کرنے کا ارادہ فرماتے تو فرض نمازوں کی آخری رکعت میں دعائے قنوت پڑھتے تھے۔ (تحفۃ الاحوذی 433/2 بحوالہ صحیح ابن خزیمہ)

حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ میں آپ لوگوں کو ایسی نماز پڑھاتا ہوں جو نبی ﷺ کی نماز کے قریب تر ہے۔ پھر وہ ظہر، عشاء اور فجر کی آخری رکوع سے اٹھ کر "سمع اللہ لمن حمدہ" کہنے کے بعد مومنوں کے لیے دعا اور کافروں پر لعنت کی بد دعا کرتے تھے۔ (بخاری 331/2، مسلم مساجد 178/5 ابوداؤد 141/2)

حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ فجر اور مغرب کی نمازوں میں قنوت پڑھتے تھے۔ (مسلم 180/5

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ فجر اور مغرب کی نمازوں میں قنوت کہتے تھے۔ (بخاری 568/2) حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ماہ مسلسل نماز ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی آخری رکعت میں "سمع اللہ لمن حمدہ" کہنے کے بعد قنوت پڑھی۔ اس میں بنو سلیم کے قبائل رعل، ذکوان اور عصیہ پر بد دعا کرتے تھے۔ اور آپ ﷺ کے پیچھے مقتدی آمین کہتے تھے۔

(مسند احمد 301/1، ابوداؤد 143/2 ، وحسنہ الالبانی فی المشکوۃ 403/1)

رسول پاک ﷺ نے لعنت کی دعاؤں کو آیت قرآنی ﴿**لیس لک من الامر شیء**﴾ (العمران 128) کے نزول تک اور جن مومنوں کے حق میں دعا کی تھی انکے مدینہ پہنچنے تک قنوت جاری رکھا۔ (مسلم 177/5-178)

عام طور پر قنوت نازلہ رکوع کے بعد ہی ہوتا تھا۔ (بخاری 331/2، 450,445/7، مسلم 178/5) اور یہی جمہور اہل علم کا مذہب ہے۔

بعض روایات میں رکوع سے قبل بھی ثبوت ملتا ہے۔ (بخاری 445/7 حدیث 488) سفیان ثوریؒ، ابن المبارکؒ اور اہل کوفہ نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ (ترمذی حدیث 426)۔

امام مالکؒ اور شافعیؒ کے نزدیک نماز فجر میں قنوت مستحب ہے۔ **روی الامام احمد عن عبدالرزاق نا ابو**

جعفر الرازی (صدوق سیئی الحفظ) عن الربیع بن انس (صدوق له اوهام) عن انس بن مالکؓ قال "مازال رسول الله ﷺ یقنت فی الفجر حتی فارق الدنیا" (مسند احمد حدیث 12196)

امام احمدؒ اور اسحاقؒ بن راھویہ نے صرف خاص مواقع پر نماز فجر میں قنوت کی اجازت دی ہے۔ الشیخ ابن بازؒ اور موجودہ مفتی اعظم الشیخ عبدالعزیز آل الشیخ حفظہ اللہ نے نماز فجر میں قنوت کے التزام (بلاوجہ ہمیشہ پابندی) کو بدعت قرار دیا ہے۔ (العالم الاسلامی" الاسبوعیۃ عدد 1661 ص 13)

قنوت کی حکمت

امام ابن حجر کہتے ہیں کہ حدیث کی رو سے سجدے کی حالت میں قبولیت دعا کا امکان زیادہ ہے۔ لیکن قنوت نازلہ کی دعا سجدہ کے بجائے قومہ میں مشروع ہے۔ اسکی حکمت یہ ہے کہ مقتدی بھی امام کے ساتھ دعائے قنوت میں شریک ہوں، اگرچہ صرف "آمین" ہی سے ہو۔ اسی بنا پر علماء کا اتفاق ہے کہ دعائے قنوت جہراً پڑھی جائے گی۔ (فتح الباری 570/2)

ادعیہ قنوت

۱. **﴿ربنا افرغ علینا صبرا و ثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکفرین O﴾** (البقرة:250)

"اے ہمارے پروردگار ہم پر صبر کے دہانے کھول دے اور ہمیں ثابت قدم رکھ اور کافر قوم پر فتح عطافرما"۔

۲. **اللهم إنا نسألک بأننا نشهد أنک أنت الله الأحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفواً احد.** (ترمذی ۴۸۱/۵ حسنه الترمذی و صححه الالبانی، ابن ماجه ۱۲۶۷/۲)

"اے اللہ ہم اپنی اس گواہی کو وسیلہ بنا کر تجھ سے سوال کرتے ہیں جو گواہی ہم اس عقیدے پر دیتے ہیں کہ تو ہی معبود برحق ہے۔ یکتا و بے محتاج ہے۔ جس نے نہ کسی کو جنا، اور نہ خود کسی سے پیدا ہوا۔ اور جس کا کوئی ہمسر نہیں"۔

۳. **اللهم ألف بین قلوبنا وأصلح ذات بیننا واهدنا سبل السلام ونجنا من**

الظلمٰت إلى النور و جنبنا الفواحش ما ظهر منها وما بطن وبارك لنا فى أسما عنا وأبصارنا و قلوبنا وازواجنا وذرياتنا وتب علينا إنك انت التواب الرحيم۔ واجعلنا شاكرين لنعمتك مثنين بها وأتمها علينا. (ابوداؤد ۵۹/۱)

''اے اللہ ہمارے قلوب کو الفت باہمی سے نواز دے۔ ہمارے آپس کے معاملات کی اصلاح فرما۔ ہمیں سلامتی کے راستوں پر گامزن رہنے کی توفیق دے۔ ہمیں تاریکیوں سے نجات دے کر نور ہدایت نصیب فرما۔ ہمیں ہر ظاہری و پوشیدہ بے حیائی سے بچا۔ ہمارے کانوں، آنکھوں، دلوں اور ازواج واولاد میں برکت عطا فرما۔ اور ہماری توبہ قبول فرما۔ یقیناً تو خوب توبہ قبول فرمانے والا نہایت رحم والا ہے۔ اور ہمیں اپنی نعمت کا شکر گزار اور قدر شناس بنا۔ اور اپنی نعمت ہم پر پوری فرما''۔

۴. ''اللهم إنا نسألك العفو العافية فى الدنيا والاخرة، اللهم إنا نسألك العفو و العافية فى ديننا و دنيانا وأهالينا وأموالنا، اللهم استر عوراتنا وآمن روعاتنا واحفظنا من بين أيدينا ومن خلفنا وعن يميننا وعن شمالنا ومن فوقنا ونعوذ بعظمتك أن نغتال من تحتنا''۔ (ابن ماجه ۱۲۷۳/۲)

''اے اللہ! تحقیق ہم تجھ سے دنیا و آخرت میں معافی و عافیت کا سوال کرتے ہیں۔ اے اللہ! ہم تجھ سے دین و دنیا اور اہل وعیال اور مال میں عافیت مانگتے ہیں۔ اے اللہ ہمارے عیوب کو چھپا، ہمیں خوف سے امن عطا فرما، اور ہمارے آگے اور پیچھے، دائیں بائیں اور اوپر سے ہماری حفاظت فرما۔ اور ہم اس سانحے سے تیری عظمت کی پناہ چاہتے ہیں کہ ہمیں ہمارے نیچے سے اچانک گرفتار کر لیا جائے''۔

۵. ''اللهم منزل الكتاب سريع الحساب، اللهم اهزم الاحزاب، اللهم اهزمهم و زلزلهم''(بخاری ۱۲۴/۶، مسلم ۴۷/۱۲)۔

''اے اللہ! کتاب نازل فرمانے والا، جلد حساب لینے والا، اے اللہ! دشمن کے لشکروں کو شکست دلا۔ اے اللہ انہیں مغلوب کر اور لرزا دے''۔

۶. ''ربنا أعنا ولا تعن علينا وانصرنا ولا تنصر علينا وامكر لنا ولا تمكر علينا، واهدنا ويسر الهدىٰ لنا، وانصرنا على من بغىٰ علينا'' (ترمذی ۵۱۷/۵ حسن صحیح)

''اے ہمارے پروردگار! ہماری مدد فرما، ہمارے خلاف دشمن کی مدد نہ کر اور ہمارے حق میں تدبیر فرما، ہمارے خلاف تدبیر نہ فرما۔ ہمیں ہدایت دے، اور ہدایت کی پیروی ہمارے لئے آسان فرما۔ اور ہم پر ظلم کرنے والوں کے خلاف ہماری مدد فرما۔''

۷. ''اللهم أنج المستضعفين من المؤمنين ، اللهم اشدد و طأتک على الكفار ، اللهم سنين كسني يوسف'' (بخاری ۶/ ۱۲۴، ۱۱/ ۱۹۷) بتصرف

''اے اللہ! کمزور مومنوں کو کفار کے مظالم سے چھڑا دے، اے اللہ! کافروں پر اپنی گرفت سخت کر، اے اللہ! ان پر حضرت یوسفؑ کے دور جیسی قحط سالی نازل فرما''۔

۸. **''اللهم إنا نعوذ بک من جهد البلاء ودرک الشقاء وسوء القضاء وشماتة الأعداء''** (بخاری ۱۱/ ۱۵۲، مسلم ۱۷/ ۳۰)

اے اللہ! بے شک ہم آزمائش کی سختی سے، اور بدبختی کا سامنا کرنے سے، اور برے فیصلے سے، اور دشمنوں کو خوشی کا موقع ملنے سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔

۹. **اللهم إنا نعوذبک من الهم والحزن و العجز والكسل والجبن والبخل وضلع الدين وغلبة الرجال''** (بخاری ۱۱/ ۱۷۷، ۱۸۲)

اے اللہ! بے شک ہم غم واندوہ سے، اور لاچارگی وسستی سے، کنجوسی و بزدلی سے، قرض کے بوجھ سے اور لوگوں کے غلبے سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

۱۰. **'' لا إله الا الله العظيم الحليم، لا إله الا الله رب السمٰوات والارض و رب العرش العظيم''** (بخاری ۱۱/ ۱۴۹، مسلم ۱۷/ ۴۷)

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، جو عظمت والی، اور بردبار ذات ہے۔

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، جو آسمانوں اور زمین اور عرش عظیم کا مالک ہے۔

۱۱. اللهم العن اليهود و الهندوس، اللهم العن أعداء الإسلام و المسلمين''

(بخاری ۷/ ۴۲۲ بتصرف)

اے اللہ یہودیوں اور ہندؤں پر لعنت فرما، اے اللہ اسلام اور مسلمانوں کے دشمنوں کو اپنی رحمت